✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

سیرت حضرت صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ○الَّذِیۡنَ ھُمۡ فِیۡ صَلَاتِھِمۡ خٰشِعُوۡنَ○وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ○وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ○وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ لِفُرُوۡجِھِمۡ حٰفِظُوۡنَ○

(المومنون:2-6)

یقیناً مومن کامیاب ہوگئے۔وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور وہ جو لغو سے اِعراض کرنے والے ہیں اور وہ جو زکوٰۃ (کا حق) ادا کرنے والے ہیں اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے ”سیرت حضرت صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ“

حضرت صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ 19 ستمبر 1916ء کو پیدا ہوئیں۔(خطبہ جمعہ حضور انور) جبکہ الفضل 24 جون 2009ء میں آپ کا سن پیدائش 2 اکتوبر 1917ء لکھا ہے) آپ کی پیدائش قادیان میں ہی حضرت اماں جان کے کمرے میں جو بیت الفکر اور مسجد مبارک کے قریب تھا ہوئی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹیوں میں سے دوسرے نمبر کی بیٹی تھیں۔آپ کی والدہ حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ تھیں۔ آپ نے مولوی فاضل کی تعلیم حاصل کی پھر ایف اے پاس کیا۔

26ء دسمبر 1938ء کو بیت النور قادیان میں حضرت مصلح موعودؓ نے صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کا نکاح صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ساتھ پڑھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جب میری شادی ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو لکھا کہ مَیں نے اپنی اس بچی کو 14 سال تک ہتھیلی کے چھالے کی طرح رکھا ہے۔اگر کوئی اس کی طرف دیکھتا تھا تو میری نظر فوراً اُٹھتی تھی کہ اس آنکھ میں پیار کے سوا کچھ اور تو نہیں۔

(سیرت وسوانح حضرت سیدہ امۃ الحیٔ بیگم صاحبہ صفحہ 110-111۔لجنہ اماء اللہ لاہور)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نظم ان کی شادی پر بھی لکھی تھی۔اس کے دو شعر کچھ یوں ہیں۔

الفت نہ اس کی کم ہو
رشتہ نہ اس کا ٹوٹے
چھٹ جائے خواہ کوئی
دامن نہ اس کا چھوٹے

(کلام محمود)

آپ کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی آپ نے مکرم ظاہر مصطفی احمد صاحب ابن مکرم ناصر محمد سیال صاحب کو بیٹوں کی طرح پالا اور پروان چڑھایا اور اُن سے بہت محبت کرتی تھیں اور ہمیشہ نیک تربیت کی کوشش کرتیں اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے کی ہمیشہ تلقین کرتی رہیں۔

مکرم ظاہر مصطفیٰ احمد بیان کرتے ہیں کہ بچپن سے ہی ہمیں چھوٹی چھوٹی کہانیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے سناتی تھیں۔

سامعین! صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بہت غریب پرور تھیں، چھپ کر بھی اور اعلانیہ بھی غریبوں کی مدد کرتی تھیں۔ کئی بیواؤں اور یتیموں کی مستقل مدد کرتی رہتی تھیں اور پھر جماعت سے باہر بھی اور ملکی اور بین الاقوامی چیریٹیز (Charities) میں بھی صدقات دیا کرتی تھیں۔ آپ کی نمازوں میں بڑا خشوع وخضوع ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق تھا۔ لغویات سے بھی بچنے کی کوشش کرتی تھیں۔ پردہ کی بھی بڑی پابند تھیں۔ پردہ میں تو بعض دفعہ اس حد تک چلی جاتی تھیں کہ اگر کسی کا چھوٹا عزیز جو ہے جس سے اگر پردہ نہیں بھی ہے اگر اسے پہچان نہیں رہیں اور وہ گھر میں بھی آگیا تو تب بھی پردہ کر لیتی تھیں جب تک پہچان نہ ہو جاتی۔ قرآن کریم کو بڑے غور سے پڑھا کرتی تھیں اور ساتھ ساتھ نوٹس لکھا کرتی تھیں۔ آپ جیسا کہ خاکسار نے ابتداء میں سورۃ المومنون کی آیات 2 تا 6 کی تلاوت کی اس کی ایک زندہ مثال تھیں۔ عاجزی انکساری بہت تھی۔ باوجود اس کے کہ مرزا مظفر احمد صاحب پاکستان میں بڑے اچھے عہدوں پر رہے، ورلڈ بینک میں بھی رہے۔ لیکن آپ کے ہاں جانے والے، ملنے والے آپ کو جس طرح وہ خود ملتے تھے مرزا مظفر احمد صاحب بھی اور آپ بھی بڑی عاجزی سے ان سے ملا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بھی بڑا وسیع مطالعہ تھا۔

سامعین! صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ چار سال تک لجنہ واشنگٹن کی صدر رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لجنہ امریکہ کی مشاورتی کمیٹی کا خاص نمائندہ مقرر فرمایا تھا اور تاحیات آپ اس پہ قائم رہیں۔ جماعت اور خلافت کی بڑی غیرت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ آپ کے بڑے بھائی بھی تھے، لیکن خلافت سے جو ایک خاص تعلق ہوتا ہے وہ بہت زیادہ تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ چھوٹے بھائی تھے لیکن اس کے بعد خلافت کے بعد انتہائی ادب اور احترام کا تعلق ہوا۔ آپ کی وفات کے بعد کسی نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو اُن کے بارے میں لکھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا پہلا جلسہ ہوا اسلام آباد میں تو یہ جلسہ میں بیٹھی ہوئی تھیں جلسہ کے بعد وہیں پیغام ملا ایک خاتون کو جو اس وقت اُن کے ساتھ ڈیوٹی پر تھیں کہ ان کو لے کر فوراً آؤ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بلا رہے ہیں۔ وہ خاتون کہتی ہیں کہ آپ نے سن لیا اور ان کے تیار ہونے سے پہلے ہی اٹھ کے چل پڑیں اور اتنی تیز چلیں کہ جو ڈیوٹی والی خاتون تھیں ان کو ساتھ دوڑنا پڑ رہا تھا اور یہ کہتیں جلدی کرو حضور کا پیغام آیا ہے مجھے بلا رہے ہیں۔ حضور انور فرماتے ہیں کہ "تو یہ بھی ایک تربیت تھی، اپنے باپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بھی اور اپنے نانا کی وہ مثال بھی سامنے تھی جس طرح وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلاوے پر فوراً دوڑ پڑے تھے بغیر کچھ لئے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں آپ کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی خلافت سے محبت اور احترام کے بارے میں بیان فرمایا:

" پھر میرے سے ایک تعلق تھا ان کا۔ یہ تعلق بھانجے سے زیادہ اس وقت شروع ہوا، میری خالہ تھیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی مقرر کیا پاکستان میں، ربوہ میں، تو پہلی مرتبہ جب یہ امریکہ سے آئی ہیں تو مَیں حیران رہ گیا ان کے تعلق کو دیکھ کر اور شرمندہ بھی ہوتا تھا، ایک احترام جماعتی عہدیدار کا اور عزت ایسی تھی جو بالکل مختلف تھی ہر قسم کے رشتوں سے۔ بالکل مختلف رویہ تھا ان کا اور یہ ان کی سیرت کا پہلو مجھ پر اس وقت کھلا کہ یہ کس طرح احترام کرتی ہیں عہدیداران کا۔ خلافت کے بعد تو پھر یہ تعلق اور بھی بڑھا۔ جب مَیں غور کرتا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانہ میں بھی دیکھا ہے مَیں نے ان کے ساتھ تعلق ان کا اور اپنے ساتھ جب دیکھتا ہوں، کوئی فرق مجھے نظر نہیں آتا۔ وہی عزت وہی احترام۔ معمولی سا بھی فرق کہیں نظر نہیں آیا۔ اتنا ادب اور احترام کہ بعض دفعہ شرمندگی ہوتی تھی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جون 2009ء)

سامعین! آپ کو اپنے والدین سے بے انتہا محبت تھی۔ آپ اپنی ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ کوئی شخص مجھ سے کہتا ہے کہ مَیں تمہاری ماں کو لینے آیا ہوں۔ مَیں رو رو کر اس کی منتیں کرتی ہوں کہ نہیں لے جانا۔ وہ کہتا ہے کہ اچھا اگر یہ نہیں تو تمہارے ابّا کو لے جاتا ہوں۔ تو مَیں نے گھبرا کر کہا نہیں! بالکل نہیں!۔ وہ کہتا ہے کہ تمہاری ایک بات مانی جاسکتی ہے۔ ماں کو لے جانے دو یا باپ کو۔ اس نے جب مجھ کو بہت مجبور کیا دونوں میں سے ایک کو رکھ سکتی ہو، دونوں کو رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو مَیں ماں کو دینے پر راضی ہو گئی اور پھر کہتی ہیں اس خواب کا اثر تھا کہ پھر اپنی امی سے بہت چمٹنے لگ گئیں۔ جب آپ دس سال کی تھیں تو آپ کی والدہ کی وفات ہو گئی۔ اُس وقت حضرت اماں جانؓ کو اس خواب کا علم نہیں تھا اس لیے حضرت اماں جانؓ ان کو اکثر کہا کرتی تھیں کہ تم ماں سے چمٹی رہتی ہو، باپ سے بھی چمٹا

کرو۔ ایک دن حضرت اماں جانؓ نے جب زور سے انہیں کہا تو آپ ڈر گئیں اور جواب دیا کہ چمٹوں گی چمٹوں گی اور ساری عمر چمٹی رہوں گی۔ یہ واقعہ بیان کرکے حضرت اماں جان کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے۔

(سیرت وسوانح حضرت سیدہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ صفحہ 112)

سامعین! مارچ 2009ء میں آپ نے دانت میں درد کی شکایت کی جب دانت نکالا گیا تو پتہ چلا کہ اس کے پیچھے ایک ٹیومر تھا۔ ڈاکٹرز کے مطابق ٹیومر کو آپریشن کے ذریعہ نکالنا بہتر تھا لیکن جب چار پانچ ماہ بعد آپریشن کا وقت آیا تو یہ ٹیومر کافی بڑا ہو چکا تھا اور آپریشن کرنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا جس کی وجہ سے آپ کو زیادہ تکلیف ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اپنا فضل فرمایا اور ٹیومر کا سائز دیکھ کر ڈاکٹرز نے آپریشن کی بجائے ریڈی ایشن کے ذریعہ ٹیومر ختم کر دیا۔ تاہم لمبی بیماری اور ادویات کے استعمال کی وجہ سے آپ کو گردے کی تکلیف ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں بھی شفاعطا فرمائی لیکن ہسپتال سے گھر جانے سے ایک دن پہلے آپ کی وفات ہو گئی اور اس طرح حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی پیاری بیٹی کے لیے جو دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر تکلیف سے دور رکھے وہ پوری ہوئی۔ وفات کے وقت آپ واشنگٹن امریکہ میں مقیم تھیں۔ آپ کی وفات 23 جون 2009ء میں پاکستانی وقت کے مطابق صبح دس بجے بعمر 92 سال ہوئی۔ آپ کی میت 29 جون کو ربوہ پہنچائی گئی جہاں 29 جون کو ہی بعد نماز عصر مسجد مبارک میں صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیواری میں آپ کے خاوند صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی قبر کے ساتھ جنوبی طرف عمل میں آئی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ یکم جولائی 2009ء)

نہ روک راہ میں مولا شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری "جنت کا باب" جانے دے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡